نمبر ۸ | مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۵۔جولائی کو بخیریت شملہ پہونچ گئے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ کل ۱۸۔ جولائی کو قادیان تشریف لے آئیں گے۔

۱۷۔جولائی میلاد النبیؐ کی عام تعطیل مرکزی دفاتر۔ اور سکولوں میں منائی گئی۔

جامعہ احمدیہ ۱۶۔جولائی سے اڑھائی ماہ کے لئے موسم گرما کی تعطیلات کے باعث بند ہو گیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۶۔جولائی خوب زور کی بارش ہوئی۔

اس سال میر خلیل احمد صاحب اور مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ نے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان کے دل کی آزمائشی حالتیں

"انسان کے دل پر آزمائش کے طور پر کئی قسم کی حالتیں وارد ہوتی رہتی ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ سعید روح کی کمزوری کو دور کر دیتا ہے۔ اور پاکیزگی اور نیکی کی قوت بطور موہبت عطا فرما دیتا ہے۔ پھر اس کی نظر میں وہ سب باتیں مکروہ ہو جاتی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر میں مکروہ ہیں۔ اور وہ سب راہیں پیاری ہو جاتی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کو پیاری ہیں۔ تب اس کو ایک ایسی طاقت ملتی ہے جس کے بعد ضعف نہیں۔ اور ایک ایسا جوش عطا ہوتا ہے جس کے بعد کسل نہیں۔ اور ایسا تقویٰ دیا جاتا ہے۔ جس کے بعد معصیت نہیں۔ اور رب کریم ایسا راضی ہو جاتا ہے۔ جس کے بعد سخط نہیں۔ مگر یہ نعمت دیر کے بعد عطا ہوتی ہے۔ اول اول انسان اپنی کمزوریوں سے بہت سی ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اور اسفل کی طرف گرتا ہے۔ مگر آخر اس کو صادق پا کر طاقت بالا کھینچ لیتی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ جلشانہ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا یعنے نثبتھم علی التقویٰ والایمان ولنھدینھم سبل المحبت والعرفان وسنیسرھم فعل الخیرات وترک العصیان۔" (الحکم ۱۷۔جولائی ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ کے نئے مولوی فاضل

امسال جامعہ احمدیہ کے

حسب ذیل طلباء نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ہے:-

محمد احمد بن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ۴۲۲ عبدالرشید ۴۲۰ - نذیر احمد خاں ۳۶۲ - نور احمد ملتانی ۳۳۷ عبدالمالک بن خانصاحب ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر ۳۲۹ محمد عبداللطیف خورشید ۳۰۶ - عبدالرحیم سیالکوٹی ۳۰۳ عبدالرحمٰن خاں پشاوری ۳۰۰ - عبدالقادر ۲۹۸ - عبدالخالق ۲۹۷ عزیز احمد ۲۹۳ :-

ان کے علاوہ پرائیویٹ طور پر حسب ذیل پانچ طلباء کامیاب ہوئے عبدالرحیم بن حضرت مولوی شیر علی صاحب :- علی قاسم بن خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خانصاحب :- چوہدری بشیر احمد باجوہ سیالکوٹی غلام حسین - عبداللہ بلوچ - اللہ تعالیٰ ان تمام کو کامیابی مبارک کرے۔ اور سلسلہ کے مخلص خادم بنائے :-

بی۔ اے میں کامیابی

بندہ ایک غیر احمدی طالب علم تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کی برکت سے آج اللہ تعالیٰ نے بی۔ اے میں کامیاب کر دیا ہے بندہ نے آج سے پہلے آپ کی خدمت میں دعائے کامیابی کے لئے درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت شاندار کامیابی دی ہے بندہ سیالکوٹ کا پرائیویٹ سٹوڈنٹ تھا۔ حاصل کردہ نمبر ۴۴۲ ہیں سیالکوٹ کے ضلع میں بندہ ہی صرف ایک مسلمان پاس ہوا ہے۔ بندہ چند دن تک حضور کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوگا۔ خاکسار عبدالعزیز بی اے۔ کوٹلی ترکھاناں ضلع سیالکوٹ :-

شکریہ

خاکسار نے عہدہ کی ترقی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل احباب سے دعا کی درخواست کی تھی۔ الحمد للہ کہ میں خدا کے فضل اور نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور دیگر بزرگوں کی دعاؤں سے کامیاب ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ خاکسار جمعدار فیروز الدین احمدی۔ ہیڈ کلرک رزمک :-

تلاش عزیز

میرے عزیز حکیم سید مظہر علی صاحب ہوشیارپوری عرصہ ایک سال کا ہوا۔ میاں چنوں ضلع ملتان کی جانب کسی مریض کا علاج کرنے کی غرض سے گئے تھے۔ آج تک ان کا کوئی پتہ نہیں ملا۔ ان کے خورد سال بچے ان کی یاد میں مضطرب ہیں اگر کوئی صاحب ان کے صحیح پتہ سے راقم کو اطلاع بخشیں تو عند اللہ ماجور ہوں گے نیز راقم اور حکیم صاحب موصوف کے گھر والوں کی دعائیں لیں گے۔ راقم حکیم سید پیر احمد متصل سنہری مسجد ہوشیارپور :-

درخواست ہائے دعا

۱- پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ میں تا حال جماعت احمدیہ قائم نہیں ہوئی احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ وہاں ایک مخلص جماعت پیدا کر دے نیز میرے والد صاحب کی تمام روحانی جسمانی اور مالی کمزوریوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار غلام محمد عبید ٹیچر قادیان

۲- میرے بچے لئیق احمد کی صحت خراب رہتی ہے۔ یہ معصوم اس امۃ العزیز بیگم مرحومہ کی یادگار ہے۔ جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریر فرمایا تھا۔ "مجھے ان کی ذات سے امید تھی۔ کہ کسی وقت جماعت کی مستورات کے لئے مفید ثابت ہوں گی"۔ احباب سے ملتمس ہوں۔ کہ اس شفقت مادری سے محروم بچے کی صحت و سلامتی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار غلام محمد کھوکھر۔ اے۔ ڈی۔ آئی سکولز۔ چنیوٹ۔

۳- بھرت پور علاقہ بنگال کی جماعت کو دشمنان احمدیت کی طرف سے قسم قسم کی تکالیف پہونچائی جا رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کو کامیابی دے۔ اور ہم سب کو استقامت عطا فرمائے خاکسار محمد طیب اللہ

۴- میرا حکمانہ امتحان ۲۱ - جولائی ۱۹۳۲ء کو ہونے والا ہے احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مبارک احمد شاکر۔ پشاور

۵- جناب میر مہدی حسین صاحب مالک احمدیہ فرنیچر سٹورز دہلی عرصہ تین چار ماہ سے پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے احباب کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ خاکسار محمد اسحاق دہلوی

۶- احمدی برادران کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ میری صحت۔ ترقی گریڈ اور محکمہ کی مشکلات سے نجات کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ایس۔ ایم۔ عبداللہ اوورسیر۔ پی ڈبلیو ڈی فورٹ ہیری سن برہما۔

۷- عاجز کو اتنی قلیل پنشن ملتی ہے۔ کہ اس سے خرچ پورا نہیں ہوتا میں نے ملازمت کے لئے ایک درخواست دی ہوئی ہے۔ احباب اس میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حافظ علی محمد خاں۔ فیروزپور شہر

۸- چوہدری محمد خاں صاحب ساکن کھاریاں مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز بندہ عرصہ سے روحانی و جسمانی عوارض سے گھرا ہوا ہے۔ اب احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ دردِ دل سے دعائے صحت کر کے مشکور فرمائیں :- خاکسار ایم اشرف علی فاروق منشی فاضل ساکن گلیانہ :-

۹- خاکسار کے بڑے بھائی بابو محمد حسن صاحب محکمہ نہر میں دیرینہ ملازم تھے متعصب غیر احمدی افسر نے ان کے خلاف رپورٹ کر کے علیحدہ کروا دیا ہے۔ بھائی صاحب نے اپیل دائر کی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ فیصلہ بھائی صاحب کے حق میں ہو۔ خاکسار محمد علی اظہر مدرس۔ قادیان :-

ولادت

۱- مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے ہاں ۱۰ - جولائی صبح لڑکا پیدا ہوا۔ نیز چوہدری عاکم علی صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے :-

۲- میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم

تفسیر القرآن کے چھپے ہوئے ٹکڑوں کے متعلق اعلان

احباب جماعت کے شوق کو مدنظر رکھکر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن کی طرف سے تفسیر القرآن کی پیشگی قیمت وصول ہو چکی ہے۔ اگر وہ اس وقت تک کا چھپا ہوا حصہ لینا پسند کریں۔ تو ان کی طرف سے اطلاع آنے پر بھجوایا جا سکتا ہے۔ وہ بقیہ حصہ ٹکڑوں کی چھپائی تک اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ چونکہ بعض احباب نے امراء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا ہے۔ اس لئے حضور نے طبع شدہ حصہ بھیجنے کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ اس وقت تک اڑھائی سو صفحات کے قریب تفسیر چھپ چکی ہے۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

دینی خدمات کے لئے آنریری کارکنوں کی ضرورت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بہت سے وعدے جن کی نسبت ہمیں خیال تھا۔ کہ آئندہ آنے والی خوش قسمت نسلیں ان کو پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گی۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے پورے ہو رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ اور اس رحیم و کریم کی دین ہے۔ ہم میں کوئی خوبی نہیں اس لئے اس رحیم و کریم ہستی کے فضلوں اور احسانوں کے سامنے شرمندگی سے ہماری گردنیں جھکی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بڑھتی ہوئی کرم فرمائیوں کا اہل بنائے۔ اور ہمیں وہ جذبہ ایثار و قربانی اور وفاداری عطا فرمائے جس کو دیکھ کر دنیا کی قومیں حیران ہوں۔ اور ہمارا آقا خوش ہو :-

لیکن اس غیر معمولی ترقی کے ساتھ ساتھ ہماری ذمہ داریاں اور ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں۔ اور ہم لوگ جو اس وقت قادیان میں کام کر رہے ہیں۔ اس بات کو بڑے زور سے محسوس کر رہے ہیں۔ کہ باوجود کوشش کے ہم ان تمام فرائض کی ادائگی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے وہ تمام احباب جو پنشنیں لے کر گورنمنٹ سروس سے سبکدوش ہوئے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی فارغ البالی عطا کی ہے۔ کہ بلا تکلف اپنا وقت کلی یا جزئی طور پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خدمتِ اسلام کے لئے دے سکیں اپنے اسماء گرامی ارسال کر کے بندہ کو ممنون فرمائیں :-

ایسے اسماء کے پہنچنے پر مناسبت اور اہلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دین کی ضروری خدمات ان کے سپرد کی جائیں گی۔ اور ایک انتظام کے ماتحت کام تقسیم کیا جائیگا۔ کوشش تو یہی ہونی چاہئیے۔ کہ زندگی کے چند ایام جو اس دنیائے دوں کی کشاکش سے بچ گئے ہیں۔ دیارِ محبوب میں گزارے جائیں لیکن جو احباب کسی مجبوری یا مصلحت کے باعث ابھی اپنے وطن کو نہ چھوڑ سکتے ہوں وہ بھی اپنے نام بھیجدیں ایسے احباب سے ان کے علاقہ میں ہی کام لیا جائیگا۔ جو دوست اس سے قبل کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے نہایت مفید سے مفید کام کیا ہے۔ تاہم نظامِ جماعت یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ بھی اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ اور جو خدمت وہ بجا لا رہے ہیں۔ ان کا بھی ذکر فرمائیں۔ مشکور ہونگا :-

(ناظر امور عامہ قادیان ۲۸ - جون)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

میرپور کے ہندوؤں کی فتنہ انگیزی

مجرموں کو پوری سزا بھگتنی چاہیئے

گزشتہ ماہ جون میں جب حکومت کشمیر نے کشمیر کے بعض مسلمان راہنماؤں کو قید سے رہا کیا۔ تو اس کے بعد مہاراجہ صاحب بہادر نے اپنے نام سے ایک اعلان شائع کیا جس میں مذکور تھا۔

مہاراجہ بہادر کا اعلان

"گزشتہ ۱۳ جولائی سے ریاست جموں و کشمیر میں مختلف جماعتوں کی سیاسی شورش کی وجہ سے فسادات رونما ہوتے رہے ہیں۔ لیکن میری حکومت نے نہایت نرمی کا سلوک روا رکھا ہے۔ اور مختلف مواقع پر ملزموں اور زیر سماعت قیدیوں کو جنہوں نے ریاست کے امن و امان میں خرابی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ معافی دے دی۔ اور رہا کر دیا۔ لیکن اب میری رعایا کے تمام طبقوں۔ ریاست کے باشندوں۔ اور ان اشخاص کی اطلاع کے لئے جو بیرون ریاست سے شورش اور اضطراب کا باعث ہوئے ہیں۔ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ قانون کا پوری سختی کے ساتھ نفاذ کیا جائے گا۔ اور آئندہ جو اشخاص اس نوعیت کے جرائم کا ارتکاب کریں گے۔ ان کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں کی جائے گی۔ نہ ہی ان کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں گے اور نہ ہی ان کی معذرت قبول کی جائے گی"

اسی امر پر مزید زور دیتے ہوئے کہا:۔

"آئندہ میں نے اور میری حکومت نے پختہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر ریاست کے امن اور خوشحالی کے خلاف کسی جرم کا بھی ارتکاب کیا گیا۔ اور کسی قسم کی مخالف تحریک یا شورش پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو مجرموں کو پوری پوری سزا دی جائے گی۔ اور قانون کا نفاذ پوری شدت سے کیا جائے گا۔ اور ضرورت کے وقت ہنگامی قوانین کو بھی استعمال میں لایا جائے گا"۔

اعلان کی تائید ہندوؤں کی طرف سے

یہ الفاظ بالکل صاف ہیں۔ اور ان میں کسی کو مستثنےٰ نہیں کیا گیا۔ بلکہ ریاست کے تمام باشندوں کے علاوہ بیرون ریاست کے ان لوگوں کو بھی لپیٹ لیا گیا ہے۔ جو ریاست میں کسی قسم کی بدامنی اور قانون شکنی کے مرتکب ہوں۔ لیکن ہندوؤں نے اپنے آپ کو خود ہی مستثنےٰ قرار دیتے ہوئے اس اعلان کے مخاطب صرف مسلمان قرار دے لئے۔ اور اسی وجہ سے اس اعلان میں "قانون کا پوری سختی کے ساتھ نفاذ"۔ "پوری پوری سزا دینے" اور "قانون کا نفاذ پوری شدت سے" کرنے کا جو ذکر تھا۔ اس کی پوری پوری حمایت و تائید کی۔ بلکہ زور دیا۔ کہ ضرور ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ اور اس قسم کے مجرموں کو آئندہ نہ تو کسی قسم کی رعایت دینی چاہیئے۔ اور نہ معاف کرنا چاہیئے۔ چنانچہ "ملاپ" (۱۲ جون) نے مذکورہ بالا اعلان کو پیش نظر رکھ کر لکھا:۔

"مہربانی کی حد ہوتی ہے۔ اور وہ شائد اب آپہونچی ہے۔ کیونکہ مہاراجہ صاحب نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ جس قدر نرمی ہو سکتی تھی۔ کر دی گئی۔ اب قانون شکنوں کو خواہ وہ بیرونی ہوں یا اندرونی معاف نہ کیا جائے گا۔ کشمیر اور جموں کے ہندوؤں کی بربادی کے بعد ہی اگر مہاراجہ صاحب مضبوط ہاتھوں سے حکومت کرنے کی طرف مائل ہو سکیں۔ تو یہ قربانیاں کچھ کام آسکیں گی"۔

ہندوؤں نے اپنے آپ کو مستثنےٰ سمجھا

غالباً ریاستی حکام کے سابقہ طریق عمل کی بناء پر ہندوؤں نے مہاراجہ بہادر کے اس صاف اور صریح اعلان سے اپنے آپ کو مستثنےٰ سمجھا۔ جس میں شورش پیدا کرنے اور بدامنی پھیلانے والوں کو پوری پوری سزا دینے۔ کسی قسم کی رعایت نہ کرنے۔ اور نہ معافی دینے کا ذکر تھا۔ کیونکہ ان کے نزدیک ان باتوں کے مستحق مسلمان اور صرف مسلمان ہی تھے۔ اپنے آپ کو وہ ہر قانون سے بالا سمجھتے تھے۔

میرپور کے ہندوؤں کی شورش

یہی وجہ تھی۔ کہ جہاں ان کی طرف سے مہاراجہ بہادر کے مذکورہ بالا اعلان کی پُر زور تائید کی گئی۔ اور اسے ضروری قرار دیا گیا۔ وہاں انہوں نے اس اعلان کے معاً بعد میرپور میں پورے زور شور سے قانون شکنی شروع کر دی۔ اور یہ مقام اس غرض کے لئے اس لئے منتخب کیا گیا۔ کہ یہاں کے ہندو افسروں کے زیر سایہ ہندوؤں کو بہت کچھ سہولت اور آسانی کی توقع تھی چنانچہ روزانہ کتھا کی آڑ میں نہایت اشتعال انگیز اور امن شکن تقریریں کی گئیں۔ ریاست کے انگریز حکام کے خلاف پوری طرح نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ مسلمانوں کے خلاف عوام میں اشتعال پیدا کیا گیا۔ دن میں تین تین مرتبہ خلاف قانون جلوس نکالے جاتے۔ اور مہاسبھائی سورمے قانون شکنی کر کے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کرتے۔ لڑکوں نے سکولوں میں جانا چھوڑ دیا۔ عورتوں نے عدالتوں میں پکٹنگ کرنے کے لئے اپنے نام پیش کر دیئے۔ غرض میرپور کے ہندوؤں نے ریاست کے امن و امان کو برباد کرنے۔ قانون کو توڑنے اور ریاست کے انتظام کو بگاڑنے میں انتہائی شورش انگیزی شروع کر دی۔ اور چیلنج دے دیا۔ کہ جب تک دوسرے مطالبات کے علاوہ گلینسی رپورٹ کی سفارشات کو بھی ردی کی ٹوکری میں نہ ڈال دیا جائے گا۔ اس وقت تک ہندو قانون شکنی سے باز نہ آئیں گے۔ اور وہ تمام کے تمام جیلخانوں میں چلے جائیں گے۔ چونکہ مقامی ہندو حکام کی طرف سے ہندوؤں کی ان خلاف قانون سرگرمیوں میں کوئی روک ٹوک نہ ڈالی گئی۔ بلکہ جیسا کہ ہمارے نامہ نگاروں کا بیان ہے۔ انتہائی سہولتیں بہم پہنچائی گئیں۔ اس لئے یہ شورش بڑھتی گئی۔

سول برٹش افسر کی کوشش

آخر کار سول برٹش آفیسر کو جب حقیقت حال کا علم ہوا۔ اور اس نے مجرموں کے ساتھ قانونی سلوک کرنے اور ان کی شورش کو روکنے کی طرف توجہ کی۔ تو ہندوؤں کو ہوش آگئی۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ ان کے لئے بھی قانون کی پابندی اسی طرح ضروری ہے جس طرح اوروں کے لئے۔ اور بدامنی اور شورش پھیلانے کی وجہ سے انہیں بھی مجرم قرار دے کر سزا دی جا سکتی ہے۔

رہائی کی درخواست

اس حقیقت کے واضح ہونے پر انہوں نے فوراً قانون شکنی سے دست بردار ہونے کا اعلان کر دیا۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ التجا بھی کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ جن ہندوؤں کو مجرم ہونے کی وجہ سے سزا دی جا چکی ہے۔ انہیں معافی دے دی جائے۔ اور حیرت ہے۔ کہ وہی ہندو اخبار جنہوں نے مہاراجہ بہادر کے اعلان پر یہ لکھا تھا کہ آئندہ

قطعاً کسی کو معافی نہ دینی چاہیئے۔ وُہی اب میر پور کے قانون شکن ہندوؤں کے متعلق یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ انہیں رہا کر دیا جائے چنانچہ "ملاپ" (۹۔ جولائی) لکھتا ہے:۔

"ریاست کا یہ فرض ہے۔ کہ وُہ ہندو ستیہ آگرہیوں کو فوراً رہا کر دے"۔

یہ مطالبہ اس بات کا تازہ ثبوت ہے۔ کہ ہندو مہاراجہ بہادر اور حکومت کشمیر کے کسی صاف اور واضح اعلان کی خلاف ورزی کرنا بھی اپنے لئے جُرم نہیں سمجھتے۔ اور نہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ریاست کشمیر اپنے اعلان کی ان سے بھی پابندی کرائے گی۔ ورنہ جب مہاراجہ بہادر بتا چکے ہیں۔ کہ آئندہ وُہ قانون شکنی کرنے والوں اور خلاف امن حرکات کے مرتکب ہونے والوں کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہ کریں گے۔ اور نہ ان کی سزا معاف کریں گے۔ تو پھر اس مطالبہ کے کیا معنی۔ کہ میر پور کے جن ہندوؤں کو قانون شکنی کے جُرم میں سزائیں مل چکی ہیں۔ ان کو رہا کر دیا جائے:۔

کیا میر پور کے ہندو مجرموں کو رہا کیا جا سکتا ہے

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ مہاراجہ بہادر کے اس اعلان کی موجودگی میں میر پور کے ہندو مجرموں کو کس طرح پوری سزا بھگتنے سے قبل رہا کیا جا سکتا ہے۔ یا ان کے ساتھ کسی اَور قسم کی نرمی کی جا سکتی ہے۔ دراصل ریاست میں قیام امن کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہندوؤں کے دلوں سے جس قدر جلدی ہو سکے۔ یہ وہم دور کر دیا جائے۔ کہ ہر قسم کی قانون شکنی ان کے لئے بھی جرم ہے۔ اور وُہ بھی سزا پانے کے اسی طرح مستحق ہیں۔ جس طرح کوئی اور مجرم۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی امن شکن حرکات پر پوری طرح گرفت کی جائے۔ اگر اس طرف توجہ کی گئی۔ تو ریاست کی بہت سی مشکلات بہت جلد حل ہو جائیں گی:۔

بمبئی کے فسادات میں کانگرسیوں کا دخل

بمبئی کے فسادات کا ذکر کرتے ہُوئے ہم نے لکھا تھا۔ کہ جو ہندو ان کا موجب بنے ہُوئے ہیں۔ ان کی پشت پر کانگرسیوں کا ہاتھ ہے۔ اس کی تصدیق بمبئی کے اس تار سے بھی ہو گئی ہے۔ جو اخبارات میں اس مضمون کا شائع ہُوا ہے۔ کہ

"بمبئی کی خفیہ پولیس نے ۔ جولائی کو ایسے کانگرسی رضاکاروں کو گرفتار کیا ہے۔ جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وُہ فسادات بمبئی میں پس پردہ فتنہ کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں"۔

اگر پوری کوشش اور سعی سے اس بارے میں تحقیقات کی جائے۔ تو امید ہے۔ کہ کانگرسی رضاکاروں کے متعلق جو خیال کیا گیا ہے۔ وُہ یقینی طور پر درست ثابت ہو جائے گا اس طرح نہ صرف بمبئی میں امن قائم کرنے میں مدد ملے گی بلکہ کانگرسیوں کی ذہنیت کی حقیقت ایک بار ظاہر ہو جائیگی

پارلیمنٹری کمیٹی میں ہندوستانیوں کی پوزیشن

حال میں جب وزیر ہند کے ایک اعلان پر بعض حلقوں میں یہ خیال کیا گیا۔ کہ اس کے ذریعہ گول میز کانفرنس کو منسوخ کر کے نیا طریق عمل اختیار کیا گیا ہے۔ جو اہل ہند کے مفاد کے لئے نقصان رساں ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک بیان میں اس کی تردید کرتے ہُوئے فرمایا:۔

"اگر اس کمیٹی کے ساتھ مل کر مسودہ کا فیصلہ کرنے والے ہندوستانیوں کی حیثیت کم رکھی جاتی ۔ تو ہندوستانیوں کو اعتراض ہو سکتا تھا۔ لیکن جب ان کی حیثیت وُہی ہے۔ جو پہلے تھی۔ تو پارلیمنٹری کمیٹی کے ساتھ مل کر کام کرنے کی دعوت کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہندوستانیوں کو وُہی حیثیت دے دی گئی ہے۔ جو برابر کے متعاہدین کو حاصل ہوتی ہے۔ پس ہندوستانیوں کو اس پر افسوس کی بجائے خوش ہونا چاہیئے"۔

وزیر ہند نے اپنی تقریر کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہُوئے جو بیان دیا ہے۔ اس میں نئے طریق عمل کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے۔ کہ

"اس کمیٹی میں ہندوستانیوں کو صرف گواہوں کے طور پر پیش ہونے کا موقعہ ہی نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ وُہ کمیٹی کی بحث و تمحیص میں بھی حصہ لے سکیں گے"۔

ہندوستانیوں کی یہ پوزیشن فی الواقعہ خوش کُن ہے۔ اور وُہ لوگ جو یہ غلط فہمی پیدا کر رہے ہیں۔ کہ حکومت اصلاحات میں کمی کرنے کے لئے نیا طریق اختیار کر رہی ہے۔ وُہ غلطی پر ہیں:۔

لڑکے اور لڑکیوں کی اکٹھی تعلیم

آج کل ہندوؤں میں لڑکے لڑکیوں کے اکٹھے تعلیم پانے کا سوال زیر بحث ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ "لڑکیوں اور لڑکوں کے سکول اور کالج علیحدہ علیحدہ نہیں ہونے چاہئیں۔ وُہ اکٹھے پڑھیں۔ اور اکٹھے ہی ہوسٹلوں میں رہیں۔ اس سے تعلیم کی اشاعت میں بہت مدد ملے گی"۔ لیکن دوسرے کہتے ہیں۔ "کنوارے لڑکے اور لڑکیوں کے اکٹھے رہنے سے جو خرابیاں پیدا ہونگی۔ ان کا علاج کیا ہو گا"!

فی الواقعہ لڑکے لڑکیوں کا اجتماع نہایت ہی خطرناک۔ اور تباہ کُن ہے۔ لیکن وُہ لوگ جو اسلامی پردہ پر آئے دن اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ انہیں کوئی حق نہیں ہے۔ کہ لڑکے لڑکیوں کے اکٹھے تعلیم پانے کے خلاف آواز بلند کریں۔ اسلامی پردہ کی غرض و غایت محض ان خرابیوں کو ہی دُور کرنا ہے۔ جو عورتوں مردوں کے اجتماع سے رونما ہو سکتی ہیں۔ اور جو لوگ لڑکیوں کے لڑکوں کے ساتھ ملنے جلنے کے خلاف ہیں۔ وُہ اسلامی پردہ کی ضرورت اور اہمیت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے اسلامی پردہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے لڑکے لڑکیوں کے آزادانہ میل ملاپ کا انتظام سکولوں۔ کالجوں اور ہوسٹلوں میں کر دیں۔ اور پھر اندازہ لگائیں کہ مردوں عورتوں کے خلا ملا کو اسلام نے پردہ کے ذریعہ روک کر نوع انسان پر اخلاقی۔ تمدنی۔ اور معاشرتی لحاظ سے کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ یہ ہم اس لئے کہہ رہے ہیں۔ کہ شادی شُدہ مردوں اور عورتوں کے بے حجابانہ خلا ملا کے ناخوشگوار نتائج چونکہ عام طور پر بالکل نمایاں نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کی پروا نہیں کی جاتی۔ اور سب کچھ جانتے ہوئے اسلامی پردہ پر اعتراض کئے جاتے ہیں:۔

احراریوں کا مسلمانان پونچھ کے متعلق مطالبہ

احراریوں نے مُسلمانانِ کشمیر کی حمائت کی آڑ میں جو خلافِ آئین اور خلاف قانون شورش برپا کی۔ اس میں ان کی معقولیت کا اندازہ اسی سے ہو سکتا تھا۔ کہ وُہ مسلمانانِ کشمیر کے لئے کامل آزادی کا مطالبہ کرتے تھے۔ حالانکہ اپنے لئے کامل آزادی انہوں نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھی ہوگی۔ اور نہ اس کے لئے کبھی انہوں نے موجودہ حکومت کے خلاف اس طرح چڑھائی کی۔ جس طرح ریاست کشمیر کے متعلق کی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مطالبہ کی بیہودگی اب ان پر بھی واضح ہو رہی ہے۔ چنانچہ اُن کے موجودہ "ڈکٹیٹر مولانا معین الدین" نے حال میں بماتحت مجالس احرار کے لئے ضروری ہدایات" پر مشتمل جو اعلان شائع کیا۔ اس میں ایک ہدایت یہ درج کی ہے:۔ کہ

"پونچھ کو ان ناکافی اصلاحات سے بھی محروم رکھا گیا ہے جو ریاست کشمیر کے دیگر حصص کے لئے تجویز کی گئی ہیں۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ باشندگان پونچھ کو بھی جملہ اصلاحات سے بہرہ اندوز ہونے کا موقعہ دیا جائے"۔ (زمیندار ۱۳۔ جولائی)

گویا احراریوں کی طرف سے کامل آزادی کا جو مطالبہ کیا جاتا تھا۔ اور جس کی بنا پر انہوں نے ہزاروں مسلمانوں کو مصائب میں مبتلا کر دیا۔ اور لاکھوں روپیہ ضائع کیا۔ وُہ اب مسلمانان پونچھ کیلئے کہ وُہ بھی ریاست کشمیر کے ہی باشندے ہیں۔ سمٹ سمٹا کر گلینسی کمیشن کی سفارشات سے بہرہ اندوز ہونے کا موقعہ دینے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اس کے متعلق سوال یہ ہے۔ اگر مُسلمانان کشمیر احراریوں کے نزدیک کامل آزادی کے مستحق ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ مسلمانان پونچھ کے لئے صرف ان اصلاحات کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ جو ریاست کشمیر کے دیگر حصص کے لئے گلینسی رپورٹ میں تجویز کی گئی ہیں؟

کیا احراریوں کو اب بھی اپنے سابقہ طریق عمل کے غلط اور سخت نقصان رساں ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی ہے:۔

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

صحیح بخاری کا درجہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی صحیح کو جو درجہ مسلمانوں میں حاصل ہے۔ وہ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ صحیح بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور تمام مسلمان امام بخاری کی بیان کردہ احادیث کو انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کتاب سے بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ثابت ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی زبردست موید ہے*

مسئلہ وفات مسیح ناصری

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے اول جس امر پر زور دیا۔ وہ وفات مسیح کا مسئلہ ہے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کے قائل تھے۔ اور انہوں نے اپنی صحیح میں اسے بدلائل ثابت کیا ہے*

حضرت امام بخاری اور لفظ توفّی

اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"امام بخاری نے اپنی صحیح کے کئی حصوں میں سے جن کا نام اس نے خاص خاص غرضوں کی طرف منسوب کر کے کتاب رکھا ہے۔ ایک حصہ کو کتاب التفسیر کے نام سے نامزد کیا ہے کیونکہ اس حصہ کے لکھنے سے اصل غرض یہ ہے۔ کہ جن آیات قرآن کریم کی جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ تفسیر و تشریح کی ہے۔ یا اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ان آیات کی بحوالہ قول نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تفسیر کر دی جائے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اسی غرض سے آیت کریمہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کو کتاب التفسیر میں لایا ہے۔ اور اس ایراد سے اس کا منشاء یہ ہے۔ کہ تا لوگوں پر ظاہر کرے۔ کہ توفیتنی کے لفظ کی صحیح تفسیر وہی ہے۔ جس کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اشارہ فرماتے ہیں۔ یعنی مار دیا۔ اور وفات دیدی۔ اور حدیث یہ ہے۔ عن ابن عباس انہ یجاء برجال من امتی فیوخذ بھم ذات الشمال فاقول یارب اصیحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ یعنی قیامت کے دن میں بعض لوگ میری امت میں سے آگ کی طرف لائے جائیں گے۔ تب میں کہوں گا۔ کہ اے میرے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ تب کہا جائیگا کہ تمہیں ان کاموں کی خبر نہیں۔ جو تیرے پیچھے ان لوگوں نے کئے۔ سو اس وقت میں وہی بات کہوں گا۔ جو ایک نیک بندہ نے کہی تھی۔ یعنی مسیح ابن مریم نے جبکہ اس کو پوچھا گیا تھا۔ کہ کیا یہ تو نے تعلیم دی تھی۔ کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے ماننا۔ اور وہ بات جو میں ابن مریم کی طرح کہوں گا) یہ ہے۔ کہ میں جب تک ان میں تھا ان پر گواہ تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو اس وقت تو ہی ان کا نگہبان اور محافظ اور نگران تھا۔ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے قصہ اور مسیح کے قصہ کو ایک ہی رنگ کا قصہ قرار دیکر لفظ فلما توفیتنی کا اپنے حق میں استعمال کیا ہے۔ جس سے صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فلما توفیتنی سے وفات ہی مراد لی ہے۔ کیونکہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ اور مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مزار شریف موجود ہے۔ پس جبکہ فلما توفیتنی کی شرح اور تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت وفات پانا۔ ثابت ہوا۔ اور وہی لفظ حضرت مسیح کے موہنہ سے نکلا تھا۔ اور کھلے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمادیا۔ کہ جن الفاظ کو مسیح ابن مریم نے استعمال کیا تھا۔ وہی الفاظ میں استعمال کروں گا۔ پس اس سے بکلی منکشف ہو گیا۔ کہ مسیح ابن مریم بھی وفات پا گئے۔ اور دونوں برابر طور پر اثر آیت فلما توفیتنی سے متاثر ہیں۔ اسی وجہ سے امام بخاری اس آیت فلما توفیتنی کو قصداً کتاب التفسیر میں لایا۔ تا وہ مسیح ابن مریم کی نسبت اپنے مذہب کو ظاہر کرے۔ کہ حقیقت میں وہ اس کے نزدیک فوت ہو گیا ہے

یہ مقام سوچنے اور غور کرنے کا ہے۔ کہ امام بخاری آیت فلما توفیتنی کو کتاب التفسیر میں کیوں لایا پس اوسنے سوچ سے صاف ظاہر ہوگا۔ کہ جیسا کہ امام بخاری کی عادت ہے۔ اس کا منشاء یہ تھا۔ کہ آیت فلما توفیتنی کے حقیقی اور واقعی معنی وہی ہیں۔ جن کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے۔ سو اس کا مدعا اس بات کا ظاہر کرنا ہے۔ کہ اس آیت کی یہی تفسیر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے پر وارد کر کے آپ فرمائی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس طرز کو امام بخاری نے اختیار کر کے صرف اپنا ہی مذہب ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ یہ بھی ظاہر کر دیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس آیت فلما توفیتنی کے یہی معنے سمجھتے تھے۔ تب ہی تو انہی الفاظ فلما توفیتنی کو بغیر کسی تبدیل و تغیر کے اپنی نسبت استعمال کر لیا۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۸۸۹)

حضرت ابن عباسؓ کا مذہب

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وفات مسیح کا مسئلہ ثابت کرنے کے لئے صرف اسی پر اکتفا نہیں۔ کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک قول سے فلما توفیتنی کی تشریح پیش کر دی۔ بلکہ انہوں نے حضرت ابن عباس کا مذہب دربارہ وفات مسیح لکھ کر اس امر کو اور بھی پختہ کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام صاحب کے اس کمال کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"امام صاحب نے اس مقام پر ایک اور کمال کیا ہے۔ کہ اس معنے کے زیادہ پختہ کرنے کے لئے اسی صفحہ ۶۶۵ میں آیت یاعیسیٰ انی متوفیک کی بحوالہ ابن عباس کے اسی کے مطابق تفسیر کی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔ وقال ابن عباس متوفیک ممیتک یعنے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ کہ یہ جو آیت قرآن کریم ہے۔ کہ یاعیسیٰ انی متوفیک اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اے عیسٰے میں تجھے وفات دوں گا۔ سو امام بخاری صاحب ابن عباس کا قول بطور تائید کے لائے ہیں تا معلوم ہو کہ صحابہ کا بھی یہی مذہب تھا۔ کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور پھر امام بخاری نے ایک اور کمال کیا ہے۔ کہ اپنی صحیح کے صفحہ ۵۳۱ میں مناقب ابن عباسؓ میں لکھا ہے۔ کہ خود ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو اپنے سینے سے لگایا۔ اور دعا کی۔ کہ یا الٰہی اس کو حکمت بخش۔ اس کو علم قرآن بخش چونکہ دعا نبی کریم کی مستجاب ہے۔ اس لئے ابن عباسؓ کا یہ بیان کہ توفی عیسیٰ جو قرآن کریم میں آیا ہے۔ اماتت عیسٰے اس سے مراد ہے۔ یعنی عیسٰے کی وفات۔ یہ معنی آیت کریمہ کے جو ابن عباسؓ نے کئے ہیں۔ اس وجہ سے بھی قابل قبول ہیں۔ کہ ابن عباسؓ کے حق میں علم قرآن کی دعا مستجاب ہو چکی ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۹۲)

عدمِ رجوعِ موتیٰ اور امام بخاریؒ

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں تک مسائلِ احمدیت کی تائید نہیں کی۔ بلکہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں جماعت احمدیہ کا جو یہ عقیدہ ہے۔ کہ مردے اس دنیا میں واپس نہیں آ سکتے۔ اور یہ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ تو ان کی واپسی اور نزول سے مراد اس کے مثیل کا مبعوث ہونا ہے اس کی بھی حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تائید کی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"منجملہ افاداتِ امام بخاری کے جن کا ہمیں شکر کرنا چاہیئے یہ ہے۔ کہ انہوں نے صرف اسی قدر ثابت نہیں کیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ بلکہ احادیث نبویہ کی رو سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جو شخص فوت ہو جائے۔ پھر دنیا میں آ نہیں سکتا۔ چنانچہ بخاری کے صفحہ ۶۴۰ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی گئی ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہو گئے۔ تو بعض آدمی یہ گمان کرتے تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ اور بعض کہتے تھے کہ فوت ہو گئے مگر پھر دنیا میں آئیں گے۔ اس حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے۔ اور دیکھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ تب وہ چادر کا پردہ اٹھا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ کی طرف جھکے۔ اور چوما اور کہا کہ میرے ماں باپ تیرے پر قربان مجھے خدا تعالےٰ کی قسم ہے۔ کہ خدا تیرے پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ پھر لوگوں میں آئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فوت ہو جانا ظاہر کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فوت ہونے اور پھر دنیا میں نہ آنے کی تائید میں یہ آیت پڑھی۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ یعنے محمدؐ اس سے زیادہ نہیں۔ کہ وہ رسول اللہ ہے۔ اور اس سے پہلے تمام رسول اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے گذر چکے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ من قبلہ الرسل کا الف لام استغراق کا ہے۔ جو رسولوں کی جمع افراد گزشتہ پر محیط ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو پھر دلیل ناقص رہ جاتی ہے۔ کیونکہ اگر ایک فرد بھی باہر رہ جائے۔ تو پھر وہ استدلال جو مدعا قرآن کریم کا ہے۔ اس آیت سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس آیت کے پیش کرنے سے حضرت ابوبکرؓ صدیق نے اسبات کا ثبوت دیا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ کہ جو فوت نہیں ہوا ہو۔ اور نیز اس بات کا ثبوت دیا۔ کہ جو فوت ہو جائے۔ پھر دنیا میں کبھی نہیں آتا۔ کیونکہ لغتِ عرب اور محاورہ اہلِ عرب میں خلا یا خلت ایسے لوگوں کے گذرنے کو کہتے ہیں۔ جو پھر آنے والے نہ ہوں۔ پس تمام رسولوں کی نسبت جو آیت موصوفہ بالا میں خلت کا لفظ استعمال کیا گیا وہ اسی لحاظ سے استعمال کیا گیا۔ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ وہ لوگ ایسے گئے ہیں۔ کہ پھر دنیا میں ہرگز نہیں آئیں گے چونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال یافتہ ہونے کی حالت میں آپ کے چہرۂ مبارک کو بوسہ دے کر کہا۔ کہ تو حیات اور ممات میں پاک ہے۔ تیرے پر دو موتیں ہرگز وارد نہیں ہونگی۔ یعنے دوسری مرتبہ دنیا میں ہرگز نہیں آئے گا۔ اس لئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے قول کی تائید میں آیت قرآنی پیش کی × × × × × × × × × × × × بہرغرض امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ فوت شدہ نبیوں کے دوبارہ نہ آنے کے بارہ میں اول قول ابوبکر صدیقؓ کا پیش کیا جس میں یہ بیان ہے۔ کہ خدا تیرے پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ کیونکہ دوبارہ آنا دو موتوں کا مستلزم ہے۔ اور پھر اس بارے میں قرآن کریم کی آیت پیش کی۔ اور یہ ثبوت دیا۔ کہ خلا اس گزرنے کو کہتے ہیں۔ کہ پھر اس کے بعد عود نہ ہو۔ اس تحقیق و تدقیق سے کمالاتِ امام بخاری ظاہر ہیں"۔ (ازالۂ اوہام صفحہ ۵۹۳)

معراج کی رات کا نظارہ

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وفاتِ مسیح کا مسئلہ ذہن نشین کرنے کے لئے ایک طریق یہ بھی اختیار کیا۔ کہ ایسی احادیث جمع کر دیں جنہیں یہ ذکر ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معراج کی رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ انبیاء میں دیکھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

"منجملہ افاداتِ امام بخاری کے ایک یہ ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح میں پانچ حدیثیں ذکر کر کے متفرق طرق اور متفرق راویوں کے ذریعہ سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم اپنی موت کے بعد اموات میں جا ملا۔ اور خدا تعالےٰ کے بزرگ نبی جو اس دنیا سے گزر چکے ہیں۔ ان میں داخل ہو گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معراج کی رات میں فوت شدہ جماعت میں اس کو پایا"

(ازالۂ اوہام صفحہ ۸۹۶)

مثیلِ مسیح کا مبعوث ہونا

وفاتِ مسیح کا مسئلہ ثابت کرنے کے بعد حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ کہ جس آنے والے موعود کا ذکر اسلامی پیشگوئیوں میں پایا جاتا ہے۔ اس سے مراد مسیح ناصری کا بروز اور مثیل ہے۔ چنانچہ آپ نے صحیح بخاری میں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ حدیث بیان کی ہے۔ کہ اِمامکم منکم جس سے صاف طور پر جتلایا ہے۔ کہ وہ مسیح آنے والا اصل مسیح نہیں ہے۔ بلکہ وہ تمہارا ایک امام ہوگا۔ اور تم میں سے ہوگا

پھر ایک اور قرینہ جو امام بخاری نے بیان کیا ہے۔ یہ ہے کہ آنے والے مسیح اور اصل مسیح کے حلیہ میں جابجا التزام کامل کیا تھ فرق دکھایا ہے۔ حضرت مسیح ابن مریم کا جہاں حلیہ لکھا ہے۔ وہاں ان کے چہرہ کو احمر بیان کیا ہے۔ اور جہاں آنے والے مسیح کا حلیہ بالفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان فرمایا ہے۔ ان کے چہرہ کو گندم گوں ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ صفحہ ۴۸۹ میں دو حدیثیں امام بخاری لائے ہیں۔ ایک ابوہریرہ رضؓ سے اور دوسری ابن عمرؓ سے ان دونوں میں یہ بیان ہے۔ کہ معراج کی رات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو جو اصل عیسےٰ ہے۔ دیکھا۔ اور اس کو سرخ رنگ میں پایا۔ اور پھر اسکے آگے ابی سالم سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آنے والے مسیح کو خواب میں دیکھا۔ اور اس کا گندم گوں حلیہ بیان کیا۔ پھر صفحہ ۱۰۵۵ میں ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ آنے والے مسیح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب میں دیکھا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ وہ گندم گوں ہے۔ اور دجال کو سرخ رنگ دیکھا۔ (جو اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ وہ سرخ رنگ قوم سے پیدا ہوگا) اور ۴۸۹ میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آنے والے ابن مریم کو گندم گوں دیکھا۔ اسی طرح امام بخاری نے اپنی کتاب میں یہ التزام کیا ہے۔ کہ وہ اصل مسیح کے حلیہ کو بروایت ثقاتِ صحابہ سرخ بیان کرتے ہیں۔ اور آنے والے مسیح کا حلیہ گندم گوں ظاہر کرتے ہیں۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی صداقت حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح سے بھی ثابت ہے۔ اسی لئے آپ نے ازالۂ اوہام میں تحریر فرمایا ہے :-

"امام بخاری صاحب اول درجہ پر ہمارے دعاوی کے شاہد اور حامی ہیں۔ اور ہمارے مخالفوں کے لئے ہرگز ممکن نہیں کہ ایک ذرہ بھر بھی اپنے خیالات کی تائید میں کوئی حدیث صحیح بخاری کی پیش کر سکیں۔ سو در حقیقت صحیح بخاری سے وہ منکر ہیں نہ ہم" ص ۹۰۵

وہ لوگ جو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بلند روحانی درجہ کے قائل ہیں۔ اور یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلّم داشتن

اور اس پر ان کا عمل ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ان حقائق کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایمان لا کر اپنی عاقبت سنوار لیں ؛

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اہم ترین شخصیت کا اعتراف آج ہر شخص کی زبان سے ہو رہا ہے۔ اور آپکی صحیح کو مسلمانوں میں نہایت تعظیم کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ یوں بھی رسول کریمؐ کے ارشادات پر ایمان لانا اللہ تعالےٰ کی رضا کا موجب اور مسلمانوں کا شرعی فرض ہے اور کسی شخص کی ایمانی غیرت یہ گوارا نہیں کر سکتی۔ کہ وہ رسول کریمؐ کی باتیں سنے۔ اور ان سے دیدہ و دانستہ اعراض کرکے

48

نظارتوں کے اعلانات

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات

صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ جون ۱۹۳۲ء

تفصیل آمد و خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ جات	آمد	خرچ
۱	بیت المال	5606-3-9	560-4-0
۲	طبع و اشاعت	1231-12-6	1521-3-0
۳	جائیداد	3-10-0	300-0-0
۴	تعمیر	0-0-0	1072-15-6
۵	بورڈران ہائی	879-7-0	972-4-0
۶	بورڈران احمدیہ	265-12-0	704-7-3
۷	مقبرہ بہشتی	5290-10-6	506-4-0
۸	ناظر اعلیٰ	0-0-0	952-6-0
۹	پرائیویٹ سکرٹری	0-0-0	312-15-0
۱۰	محاسب	0-0-0	431-10-9
۱۱	نور ہسپتال	254-7-0	366-10-0
۱۲	دعوت و تبلیغ	241-0-6	4619-5-6
۱۳	تعلیم الاسلام ہائی سکول	2046-7-0	2422-10-0
۱۴	صدقات	449-10-6	622-15-0
۱۵	گرلز سکول	0-0-0	462-3-0
۱۶	مدرسہ احمدیہ	0-0-0	971-10-6
۱۷	جامعہ احمدیہ	0-0-0	628-0-0
۱۸	ریویو انگریزی	8-15-3	101-4-0
۱۹	قرضہ	12700-0-0	8000-0-0
۲۰	پراویڈنٹ فنڈ	1977-1-0	2767-0-0
۲۱	احمدیہ ہوسٹل	65-0-0	222-4-3
۲۲	امور عامہ	0-2-0	1150-9-6
۲۳	ضیافت	0-15-9	9852-6-0
۲۴	تعلیم و تربیت	0-0-0	897-10-6
۲۵	تالیف و تصنیف	0-0-0	479-14-0
۲۶	امور خارجہ	0-0-0	566-14-9
۲۷	خلافت	0-0-0	625-0-0
۲۸	بک ڈپو	78-0-0	163-10-0

میزان	
بقایا سابقہ	26025-3-6
آمد ماہ حال	31099-2-9
خرچ ماہ حال	42194-4-6
بقایا موجودہ	14930-1-9

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۱ دسمبر ۱۹۳۲ء تک کے لئے آنریری کارکن مقرر کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ آگرہ

جنرل سکرٹری — خواجہ محمد گل صاحب
سکرٹری مال — منشی خلیل الرحمٰن صاحب
محاسب — شیخ اللہ جوایا صاحب
سکرٹری تبلیغ — شیخ گلزار محمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ بابو محمد اسحاق علی صاحب

جماعت احمدیہ سہارن پور

پریذیڈنٹ — پیر سراج الحق صاحب سرساوی
سکرٹری — محمد حنیف صاحب
سکرٹری تبلیغ — محمود الٰہی صاحب
محاسب — منیار الحق صاحب

جماعت احمدیہ چھاؤنی فیروز پور

سکرٹری — ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
محاسب — بابو عطاء اللہ صاحب

جماعت احمدیہ کوٹ کپورہ

سکرٹری — چوہدری امام الدین صاحب
محاسب — مرزا عبد الحق صاحب

جماعت احمدیہ فرید کوٹ

سکرٹری۔ محمد حسین صاحب گھڑی ساز

جماعت احمدیہ پنڈدادنخان

پریذیڈنٹ۔ سید زمان شاہ صاحب ریٹائرڈ S.D.O
سکرٹری مال — مولوی غلام رسول صاحب

جماعت احمدیہ اٹھوال کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چودہری کریم بخش صاحب کو تاریخ اعلان سے آخر اپریل ۱۹۳۵ء تک مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

جماعت احمدیہ آگرہ کے لئے مقامی امیر جماعت احمدیہ کی منظوری تک بابو محمد اسحاق علی صاحب کو عارضی طور پر پریذیڈنٹ مقرر کیا جانا منظور ہے۔

جماعت احمدیہ گجرات کے لئے منشی عبد العزیز صاحب کالونی کلرک کو بجائے بابو برکت علی صاحب کے جنرل سکرٹری مقرر کیا جانا منظور ہے۔ (ناظر اعلیٰ ۱۳ر جولائی)

امراء یا پریذیڈنٹ و فنانشل سکرٹری صاحبان مطلع رہیں

بعض انجمنوں نے باوجود تاکید کے۔ ابھی تک بجٹ مکمل کر کے نہیں بھیجے۔ حالانکہ یہ بجٹ زیادہ سے زیادہ شروع ماہ مئی تک صیغہ ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ چونکہ جملہ انجمنوں کے بجٹ جلد مکمل ہونے ضروری ہیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ایسی انجمنوں کے عہدہ داروں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے ابھی تک بجٹ مکمل کر کے نہیں بھجوائے کہ وہ اپنی انجمنوں کے بجٹ۔ ۲۵ جولائی ۱۹۴۲ء تک مکمل کر کے بھیج دیں۔ ورنہ اس کے بعد صیغہ ہذا خود ان کا بجٹ تجویز کرے گا۔ اور مجوزہ بجٹ کے مطابق آمد کا مہیا کرنا عہدہ داران مقامی کا فرض ہوگا۔

(ناظر بیت المال)

ایک نہایت مفید کتاب

مکرمی حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ نے ایک کتاب احکام القرآن بیت المال کو چندہ میں دی ہے۔ کتاب مفید ہے۔ ہر ایک احمدی کے مطالعہ کے لئے ضروری ہے۔ مصنف نے نہایت محنت سے قرآن کریم کے احکامات الگ الگ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق مختلف ہیڈنگ قائم کر کے جمع کر دئیے ہیں۔ جس سے ہر ایک شخص بآسانی جس قسم کے اعمال کے متعلق احکامات دیکھنا چاہے۔ ایک ہی جگہ دیکھ سکتا ہے۔ لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے۔ ترجمہ ساتھ ہے۔ پہلے اس کی قیمت ۱۰ روپیہ تھی لیکن اب ۵ روپے ہے۔ محصولڈاک اس کے علاوہ چار جلد کے خریدار کو ۱۸ میں۔ ایک درجن کے خریدار کو ۵۴ میں علاوہ محصولڈاک مل سکیں گی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے احباب نہ صرف خود فائدہ اٹھائیں گے۔ بلکہ انجمن کی مالی مدد کر کے ثواب بھی حاصل کریں گے۔ خط وکتابت بنام ناظر بیت المال قادیان ہو۔ (ناظر بیت المال)

ضروری اعلان

دفتر ہذا میں بعض انجمنوں کی طرف سے اس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ انہوں نے مرکزی کارکنوں کو چندہ عام سے سفر خرچ وغیرہ

اخراجات کیلئے بغیر اجازت نظارت ہذا قرض دیا ہے گو اس قسم کے قرضہ جات ضروریات سلسلہ کے لئے ہی دئے گئے ہیں لیکن چونکہ اس طرح چندہ میں سے قرض دینا قواعد کے خلاف ہے۔ اس لئے مقامی انجمن کے عہدہ داران کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ کسی صاحب کو چندہ میں سے قرض نہ دیا جائے۔ جب تک کہ نظارت ہذا کی طرف سے باقاعدہ تحریری اجازت نہ دی جائے۔ (ناظر بیت المال)

جماعت ہائے احمدیہ توجہ کریں

اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ جماعتیں عہدہ داروں کا انتخاب کرتے وقت سکرٹریان وصایا کا انتخاب نہیں کرتیں۔ اور اس سال تو جس قدر اعلانات منظوری عہدہ داران ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ ان میں ۹۵ فیصدی ایسی جماعتیں ہیں جنہوں نے سکرٹریان وصایا کا انتخاب نہیں کیا۔ جس سے یہی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ایسی جماعتوں کے نزدیک وصیت کی کوئی اہمیت نہیں۔ اور وصیت کی تحریک اور دیگر ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے کسی عہدہ دار کا انتخاب ان کے نزدیک بے سود ہے حالانکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۴ مئی ۱۹۴۲ء میں فرمایا ہے۔ "وصیت کا معاملہ نہایت ہی اہم معاملہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ایسی خصوصیت بخشی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے خاص الہامات کے ماتحت اسے قائم کیا ہے کہ کوئی مومن اس کی اہمیت اور عظمت کا انکار نہیں کر سکتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ سارا نظام ہی آسمانی اور خدائی اور الہامی نظام ہے مگر وصیت کا نظام ایسا نظام ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص الہام کے ماتحت کیا گیا ہے۔ باقی امور ایسے ہیں جو عام الہام کے ماتحت کئے گئے ہیں۔ مگر وصیت کا مسئلہ ایسا ہے۔ جو خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔ اور وصیت کا مسئلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے"

پس جماعتوں کو چاہئیے کہ اس اعلان کے پہنچتے ہی سکرٹریان وصایا کا انتخاب کر کے دفتر ہذا کو اطلاع دیں تاکہ بعد منظوری ان کے نام اخبار میں شائع کرا دئے جائیں۔ یقیناً ایسے اہم معاملہ میں کوتاہی قابل مواخذہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمائے

(سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی۔ قادیان)

دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عملی ثبوت

جن احباب نے ماہ مئی و جون میں وصیت کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت پیش کیا ہے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) بابو نظام الدین صاحب پنشنر سب پوسٹ ماسٹر نبی پور
(۲) سردار بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالرحیم صاحب لاہور
(۳) عاقلہ بی بی صاحبہ قادیان
(۴) منشی الہ یار خانصاحب صاحبہ
(۵) منشی حسن خانصاحب ڈھورہ حجانہ
(۶) سیدہ محمودہ صاحبہ قادیان
(۷) علی محمد صاحب سوہال
(۸) جلال الدین صاحب قادیان

اتنی بڑی جماعت میں موصیوں کی یہ رفتار کسی صورت میں بھی خوش کن نہیں ہو سکتی۔ مومن کو ہر وقت اپنے ایمان کی فکر میں رہنا چاہئیے۔ جب وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ تو وصیت کرنے میں تاخیر کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔ احباب کو چاہئیے کہ بہت جلد وصیت کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عملی ثبوت پیش کریں۔

سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

رسالہ الوصیت کا آٹھواں ایڈیشن

رسالہ الوصیت کا آٹھواں ایڈیشن چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ حسب ضرورت دفتر بہشتی مقبرہ سے منگوا کر تقسیم کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت کی اشاعت کے متعلق فرمایا ہے "مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے۔ وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں۔ اور دعا میں لگے رہیں"۔

یہ ایک صریح حکم ہے۔ جس کی اتباع ہر احمدی پر لازم ہے۔

رسالہ کی قیمت چارج نہیں کی جاتی بلکہ مفت دیا جاتا ہے

سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

مراسلات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک علمی معجزہ

لفظ "توفی" کے معنی اور علماء کا عجز

اگرچہ اس موضوع پر الفضل میں عملہ ادارت کی طرف سے ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ لیکن مکرم مولوی اللہ دتا صاحب نے جو الفضل کے قابل اور باقاعدہ نامہ نگار ہیں اور جنہوں نے دن رات کی تبلیغی مصروفیتوں اور مرکز سے اس قدر دور ہونے کے باوجود الفضل کو فراموش نہیں کیا۔ مضمون لکھ کر ارسال کیا ہے۔ جسے درج ذیل کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے مذہبی اور علمی دنیا کے سامنے لفظ توفی کے استعمال کے متعلق ایک قاعدہ کلیہ عام قانون اور محکم اصل پیش فرمایا۔ عربی دان موجود تھے۔ فصاحت و بلاغت کے دعویدار موجود تھے۔ عربی کتب لغت اور قاموس کے مؤلف الفاظ کی چھان بین کرنے والے موجود تھے۔ مگر یہ ایک رازِ سربستہ تھا۔ اہل دنیا کی نظروں سے مخفی حقیقت تھی۔ اور ازل سے ہی مقدر تھا۔ کہ اس گرہ کی عقدہ کشائی اور اس قانون کے انکشاف کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی منتخب کیا جائیگا۔ اگر کوئی انصاف اور خشیت خدا کے ساتھ غور کرے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ایک علمی کارنامہ ہی آپ کی سچائی کا زبردست گواہ ہے۔ کیا یہ معجزہ نہیں۔ کہ جس حقیقت کو عرب و عجم کے بلغاء فصحاء اور ادیب معلوم نہ کر سکے۔ وہ قادیان کی گمنام بستی کے ایک شخص کے ذریعہ ظاہر کی جاتی ہے جسے اس کے مخالف عربی زبان سے محض نابلد کہتے تھے؟ اس معجزہ کی اہمیت اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک زمانہ تک وہ خود بھی اس حقیقت سے واقف نہ تھا۔ اور جب تک وحی الٰہی کے ذریعہ اس صداقت کے اظہار کے لئے مامور نہ کیا گیا۔ وہ بھی باقی لوگوں کے ذکر کردہ ترجمہ کا اتباع کرتا رہا۔ ہاں جب اللہ تعالےٰ نے اس کو اس قاعدہ سے آگاہ فرمایا۔ تو اس نے نہایت پرزور تحدی اور انعامی چیلنج کے ذریعہ اس کا اعلان فرمایا۔ اور دنیا اس کے مقابلہ سے عاجز رہ گئی۔ لہٰذا ہم اس انکشاف کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علمی ارتقا بھی نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ یہ کھلا کھلا معجزہ ہے

لفظ توفی کے متعلق قاعدہ اور انعام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

(الف) "اگر کوئی شخص قرآن کریم سے کسی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے۔ کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدائے تعالےٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر بھی اطلاق پا گیا ہے۔ یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ تو میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں۔ کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا۔ اور آئندہ اس کے کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا۔" (ازالۂ اوہام حصہ دوم)

(ب) ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم میں انعامی رقم میں دو سو کا مزید اضافہ فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"توفی کا لفظ اس صورت میں کہ خدا تعالےٰ اس کا فاعل اور کوئی علَم یعنی کوئی نام لے کر انسان اس کا مفعول ہو۔ بجز وفات دینے اس مفعول بہ کے کسی دوسرے معنوں پر آ ہی نہیں سکتا۔ تو پھر ان نظائر متواترہ کثیرہ کے برخلاف جو شخص دعویٰ کرتا ہے۔ یہ بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ کہ وہ ایسی کوئی صریح نظیر جو قطعیۃ الدلالۃ ہو۔ برخلاف ہمارے دعوے کے پیش کرے۔ وان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ" ص۲۰۷

(ج) رسالہ انجام آتھم میں ارقام فرماتے ہیں:۔

"وما تجادلوننی فی لفظ التوفی الا من السفاھۃ فانی اعلم ما لا تعلمون وانی تورّدت بحر العربیۃ وتحرّت وعلوت شعوامخھا وتوغلت واجتنیت ثمارھا وتخبشت وتحصت فی کلام القوم وتصفحت فما وجدت لفظ التوفی فی کلام او شعر الشعراء الا بمعنے الاماتۃ مع الابقاء وما استعملوا فی غیرہ الا بعد اقامۃ القرینۃ والایماء وما جاؤا بہ فی صورۃ کون اللہ فاعلاً الا بھذا المعنی ویعلمہ کل احد من علماء العرب من الاعلیٰ الی الادنیٰ" ص۱۵۶

چیلنج کا نتیجہ

اس چیلنج پر قریباً پچاس برس گزر چکے ہیں۔ مگر آج تک اس کے بالمقابل ایک مخالف نظیر پیش نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی کی جا سکتی ہے۔ بلکہ روز بروز لغت عربیہ کی گہرائیوں کا مطالعہ کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلیہ کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان تو کیا عرب۔ شام اور مصر کے علماء بھی اس قاعدہ کے خلاف ایک مثال پیش نہیں کر سکے۔ اور نہ کر سکتے ہیں۔ ان حالات میں وہ لوگ جو عربی زبان کی وسعت اور اس کے غیر محدود پھیلاؤ کو جانتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حیرت انگیز انکشاف پر عش عش کر رہے ہیں۔ درحقیقت یہ انکشاف خود آپ کی نبوت پر دلیل ہے۔ حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا ہے:۔

"لا یحیط باللغۃ الا نبی" (اتقان جلد ا ص۱۳۶)

کہ زبان عربی کا احاطہ بجز نبی کے کوئی نہیں کر سکتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چیلنج ایک مضبوط چٹان ہے۔ کیونکہ وہ قیاسی قاعدہ نہیں۔ وہ انسانی استقراء کا شرمندۂ احسان نہیں۔ کہ اس میں استثنا ہو سکے۔ اور اس کے خلاف ایک نظیر بھی مل سکے۔ بلکہ وہ خدا تعالےٰ کا بتایا ہوا محکم قانون ہے۔ اس کے فرستادہ کا بیان فرمودہ کلیہ ہے منطقیوں۔ فلسفیوں اور نحویوں کے قریباً ہر قاعدہ میں شذوذ اور مستثنیات نظر آتی ہیں۔ کیونکہ وہ انسان کی ساخت ہیں مگر جس کلیہ کو خدا اور اس کا رسول بیان کرتا ہے۔ اس میں استثنا نہیں۔ اور نہ ہو سکتا ہے

مخالفین احمدیت کا ناروا طریق

میرا تجربہ ہے۔ کہ ہندوستان کے علاوہ عربی ممالک میں بھی کوئی عقلمند اور اہل علم توفی کے متعلق اس چیلنج سے عہدہ برا ہونے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی نافہم اور نام نہاد ہندوستانی عالم اس طرف رخ کرتا بھی ہے۔ تو اسے سخت ذلت و ندامت سے پسپا ہونا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ موجودہ زمانے کے علماء ہند نے بھی اس بحث سے کنارہ کشی اختیار کر رکھی ہے۔ ہاں بعض کلرک یا دوسرے سادہ لوح انسان خواہ مخواہ اس بحث میں کودنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ان کا مبلغ علم یا ان کی دلیل صرف یہ ہوتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کیطرف سے علم پا کر پیشتر کسی جگہ متوفیاں کے معنے میں جھگو پوری لکھتے ہوں گا مجھے ہر

گویا ان لوگوں کے خیال میں یہ اس چیلنج کا جواب ہے جس کے سامنے عرب و عجم کے علماء گنگ ہیں۔ اور کسی کو ایک مثال پیش کرنے کا یارا نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی قسم کا ایک مضمون اخبار اہلحدیث ۱۳ مئی میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے "پنڈت آتمانند صاحب کے قلم سے" شائع کیا ہے۔ مضمون کی اہمیت اور رزانت کا اندازہ کرنے کے لئے عربی زبان اور پنڈت آتمانند صاحب کا ہی کافی ثبوت ہے افسوس کہ علماء کی حالت یہاں تک گر گئی ہے۔ کہ ان میں کوئی عربی دان نہیں ہاں "آتمانند" ہیں جو ان کی طرف سے پیش ہوتے ہیں۔ اور ان بیچارے پنڈت صاحب کی تمام کد و کاوش کا نتیجہ یہی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک جگہ متوفیک کے معنی "میں تجھ کو پوری نعمت دونگا" لکھے ہیں۔ اور اس سے زیادہ کی ان سے توقع بھی کیا ہو سکتی ہے۔

متوفیک میں توفی بمعنی موت

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بیان جو قبل از تفہیم الٰہی تھا خود حضور کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور خود حضور نے متوفیک کے معنے برکات و مراتب تحریر فرمائے ہیں۔ پھر مذکورہ بالا چیلنج خود سابقہ بیان کی حقیقت بتانے کے لئے کافی ہے۔ خود اہلحدیث میں "یا عیسیٰ انی متوفیک" درج کر کے لکھا گیا ہے کہ "اس عبارت کا ترجمہ خود مرزا صاحب نے کیا ہے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا" (۲۷ مئی ۱۹۳۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے ترجمہ کے لئے حضور کا بیان مندرجہ براہین پنجم صفحہ ۷ و صفحہ ۹۷ وضمیمہ صفحہ ۱۸۷ اور پھر اسی جگہ یہ الفاظ پڑھ لینے کافی ہیں کہ "اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا"۔ الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتابوں میں چیلنج متحدی اور تحدیات پڑھنے کے باوجود کسی شخص کا ایک پہلے بیان کو جس کی حضور نے تردید فرما دی ہو پیش کرنا اگر دوسروں کو نہیں تو اپنے نفس کو دھوکہ دینا ہے۔ اور کسی عقلمند سے ہم اس کی توقع نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر کسی میں ہمت ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متحدیانہ بیان کے برخلاف ایک نظیر بھی پیش کر دکھائے۔ متوفیک کے معنے حضرت ابن عباس نے ممیتک کئے ہیں۔ (بخاری کتاب التفسیر) علامہ سیوطی نے ابن عباس کی تفسیر کی صحیح روایت میں متوفیک۔ ممیتک درج کیا ہے (اتقان جلد ۱ صفحہ ۱۸۱) اور تو اور سلسلہ احمدیہ کے معاند اور اخبار اہلحدیث کے ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی انی متوفیک کا ترجمہ "اے عیسیٰ میں تجھے فوت کرنے والا ہوں" کیا ہے (تفسیر ثنائی جلد ۲ صفحہ ۲۹) اور حاشیہ میں اسی ترجمہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ترجمہ قرار دیا ہے۔ پس متوفیک میں توفی کے معنے بجز موت نہیں ہو سکتے۔ اور قرآن مجید حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی موت کو نہایت کھلے الفاظ میں بیان کر رہا ہے۔

غرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکشاف دربارہ لفظ توفی ایک معجزہ اور ناقابل تردید حقیقت ہے۔

خاکسار۔ اللہ دتا جالندھری از حیفا

کارخانہ ہوزری کے حصص خریدے جائیں

احباب کو یاد ہوگا کہ مجلس مشاورت ۱۹۳۱ء پر کثرت رائے کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ مرکز میں ایک ہوزری کا کارخانہ کھولا جائے۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء کی مشاورت پر اس کے پراسپکٹس اور فارم بھی درخواست حاضرین کے پیش کئے گئے اور یہ امید تھی اور ہونی بھی چاہیئے تھی کہ حضرت کے فیصلہ کے مطابق احباب خاص طور پر اس کے حصص بہت جلد خرید لیں گے مگر اب پراسپکٹس شائع کئے جانے کے بعد جو عرصہ گزر رہا ہے اور اس پر کما حقہ توجہ نہیں ہوئی جو جماعت کے جوش و اخلاص کی شان کے منافی ہے اس لئے میں بڑے زور سے توجہ دلاتا ہوں کہ احباب بہت جلد کم از کم سوا بارہ ہزار کی فیس و ٹیبو کے حصص ایک ماہ کے اندر اندر خرید کر اپنے فیصلہ اور خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقلید میں جنہوں نے مبلغ پانچسو روپیہ کے حصص خریدے ہیں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں ایسے جوش سے کام کریں کہ اگست ۱۹۳۲ء کے آخر تک اس کام کو جاری کرنے کے سامان پیدا ہو جاویں گو پراسپکٹس میں حصص کا مفصل ذکر ہے مگر چونکہ وہ انگریزی زبان میں ہے جن کے سمجھنے سے اکثر دوست قاصر ہیں اس لئے اس کے لب لباب کا اعادہ کر دینا ضروری ہے

اس کارخانہ کے لئے مبلغ پانچ (۵) لاکھ کا سرمایہ نامزد کیا گیا ہے جو کہ پچاس ہزار حصص پر تقسیم کیا گیا ہے اور ہر ایک حصہ کی قیمت صرف مبلغ عہ روپیہ رکھی گئی ہے اور وہ بھی باقساط وصول کئے جائینگے یعنی درخواست کے ساتھ صرف مبلغ ۲ روپیہ فی حصہ اور مبلغ تین روپیہ عند الطلب اور مبلغ ۵ روپیہ چھ ماہ کے بعد ۲ مساوی اقساط میں یعنی اڑھائی اڑھائی روپیہ۔ اور جملہ خط و کتابت اور ترسیل زر دی اسٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے نام ہو۔

سکرٹری ہوزری ورکس قادیان

ریاست کشمیر میں مسلمان ملازمین کی حق تلفی

گلینسی کمیشن کی سفارشات کے بعد سادہ لوح مسلمانان جموں و کشمیر خوش ہو رہے تھے کہ ملازمتوں میں ان کی موجودہ کمی کو جلد از جلد پورا کر کے ان کی اشک شوئی کی جائیگی۔ اور مستقبل قریب میں ان کی جائز شکایات رفع ہو جائینگی مگر حرم

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اس کمی کو پورا کرنے کے بجائے موجودہ مسلم اہلکاروں پر بھی ہاتھ صاف کیا جا رہا ہے جس کی چند ایک مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) خانصاحب شیخ عزیز الدین ڈی۔ آئی۔ جی۔ پولیس کشمیر کو جبراً ریٹائر ہونے کے لئے مجبور کیا گیا ہے۔ اور وہ اپنے عہدہ کا چارج ایک سکھ افسر کو دے چکے ہیں ہم نہیں سمجھ سکتے کہ موجودہ فضا میں کیوں ایسے افسر کو جسے ہندو اور مسلمان ان کی شرافت اور بے تعصبی کے باعث محبوب رکھتے ہیں۔ برطرف کیا گیا ہے۔

(۲) سردار محمد اکرم خاں کو وزیر وزارت کی اسامی سے تنزل کر کے ریونیو اسسٹنٹ بنا دیا گیا ہے۔ اگرچہ وہ ابھی تک حکم کے منتظر ہیں۔ اور قصور ان کا صرف یہ بتلایا جاتا ہے کہ کیوں انہوں نے پنڈت ہری کشن کول سابق وزیر اعظم کی مرضی کے مطابق نہتے اور بے کس مسلمانان سری نگر پر بلا وجہ گولی نہیں چلائی۔

(۳) سننے میں آیا ہے کہ خلیفہ عبد الرحیم جو قبل ازیں فارن منسٹر کے پرسنل اسسٹنٹ تھے اور آج کل فہرست منتظرین میں نصف تنخواہ پر مسٹر رہے ہیں پنشن پر ریٹائر کر دیئے جائینگے۔ ان کا قصور محض یہ ہے کہ انہوں نے کیوں اٹھارہ سال حکومت کشمیر کی دل و جان سے خدمت کی اور کیوں مہاراجہ کشمیر اور اس وقت کے انگریز افسروں کو خوش رکھا۔

(۴) یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ ریاست کے مشہور و معروف خیر خواہ افسر ملک شیر محمد خاں بی اے۔ ریونیو سکرٹری کو بھی جن کے پائے کا محکمہ مال میں کوئی مشکل سے افسر ملیگا۔ باوجود ان کی وفاداری کے عنقریب پنشن پر ریٹائر کر دیا جائیگا۔ افسوس ہے کہ ملک صاحب کو باوجود قوم سے الگ تھلگ رہنے کے کوئی صلہ نہ ملا۔ ہمیں حکومت کے ارباب بست و کشاد کی عقل پر افسوس ہے کہ ایک ایسے تجربہ کار اور پرانے مسلمان افسر کو جو کہ محکمہ مال کا روح رواں ہے نکالا جا رہا ہے۔

(۵) عبدالجلیل اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ فائر بریگیڈ کو محض جھوٹی شکایات اور سکھ ڈی۔ آئی۔ جی پولیس کی شرارت سے معطل کیا گیا ہے۔

ان چند مثالوں کے علاوہ ایک اور بلائے بے درماں ہے جو مسلمانوں کے سروں پر بجلی کی طرح کوند رہی ہے۔ اور وہ دلال تخفیف کمیٹی ہے۔ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں۔ کہ اس کمیٹی میں کسی مسلمان کا تقرر از بس ضروری ہے۔ اب پھر بڑے زور شور سے اس اہم امر کی طرف ریاست کے ارباب بست وکشاد کی توجہ مبذول کراتے ہیں کہ وہ بلا مزید توقف اس تجویز پر عمل پیرا ہوں تاکہ مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت ہو سکے۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو اغیار اپنی ناپاک چالوں سے ضرور مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں گے۔ اس کمیٹی کی ہیئت ترکیبی کا ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں اور یہاں اس کا مختصراً پھر اعادہ کرتے ہیں کہ اس کے صدر مسٹر دلال جیف جسٹس ہیں۔ جن پر پہلے ہی سے مسلمانان ریاست کو قطعاً اعتماد نہیں ہے۔ اور جن کی مسلم کشی کی گواہ "دلال رپورٹ" ہے۔ ایک ممبر مسٹر پانڈے اکونٹنٹ جنرل ہیں۔ جو نہایت متعصب ہیں اور پکے مہاسبھائی ہیں۔ یہ حضرت مسٹر واتل سابق وزیر مالیات کی "غیر حاضری" میں "عصائے پیر بجائے پیر" کا کام دے رہے ہیں۔ اور اس مسلم آزار پالیسی پر گامزن ہیں جو ان کے پیشوائے اعظم مسٹر واتل ان کیلئے مقرر کر گئے ہیں۔ ایسے ممبر کی موجودگی میں مسلمانوں کو بہتری کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

دوسرے ممبر مسٹر ریفیورڈ ڈائرکٹر محکمہ غلہ جات ہیں۔ یہ صاحب بھی کوئی کم پنڈت پرست نہیں۔ ثبوت یہ ہے کہ ان کے محکمہ میں پنڈت ہی پنڈت ہیں اور امید نہیں کہ وہ دوسرے ممبروں کی کسی صورت میں بھی مخالفت کریں۔ علاوہ ازیں انہیں ضرورت بھی کیا پڑی ہے۔ کہ وہ کسی بے بس مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت کریں۔ کیونکہ ریاست میں موجودہ فضا ایسی خطرناک ہے کہ جو افسر مسلمانوں کی ذرہ بھر بھی طرف داری کرے وہ ریاست کی ملازمت میں بحال نہیں رہ سکتا۔ لہذا اگر کسی کو یہاں ملازمت کرنی ہو تو اس کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ مسلم کش پالیسی اختیار کرے۔ ورنہ اس کے بقا کی کوئی صورت نہیں ہیں۔ اندریں حالات یہ نہایت ضروری ہے کہ اس کمیٹی میں کسی مسلمان افسر کا تقرر ہو۔ ورنہ جو حالات اس وقت بیان کئے جاتے ہیں۔ وہ سخت مایوس کن اور حوصلہ شکن ہیں۔ چنانچہ سنا گیا ہے۔ کمیٹی کا ارادہ ہے کہ نہ صرف مسلمانوں کو جو آگے ہی آٹے میں نمک کے برابر ہیں ملازمت سے نکال دیا جائے بلکہ موجودہ اسامیوں کے گریڈ بھی کم کر دئے جائیں تاکہ اگر کبھی آئندہ گلانسی کمیشن کی سفارشات کے مطابق مسلمانوں کے واسطے ان کی بھرتی شروع ہو تو وہ کم سے کم تنخواہوں سے شروع کریں۔ زیادہ تنخواہوں کے صرف غیر مسلم حضرات ہی اہل سمجھے گئے ہیں۔ یہ ہے فطرت ان ممبروں کی جو مہاسبھائی ذہنیت کے مالک ہیں۔ اور جو نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق ملیں۔ کیا ہم توقع رکھ سکتے ہیں کہ ہماری یہ مخلصانہ اپیل پہلے کی طرح صدا بصحرا ثابت نہ ہوگی۔ بلکہ اس پر فوری کارروائی کی جائیگی۔ اگر ہمارے یہ نیک مشورے بیکار ثابت ہوئے تو گورنمنٹ کو ایک زبردست ایجی ٹیشن کے لئے تیار رہنا چاہئیے۔ جس کے عواقب کی ذمہ داری حکومت کشمیر پر ہوگی ؛ (اسلم۔ بی۔ اے)

تحصیل تھانیسر میں غبن کا ارتکاب

غبن کرنے والے ملازم کی پردہ پوشی

سنا گیا ہے۔ کہ تحصیل تھانیسر ضلع کرنال کے ایک ہندو ملازم نے چند ہی روز ہوئے سرکاری روپیہ کا غبن کیا۔ جو اس طرح ہوا۔ کہ ایک گاؤں کے نمبردار نے نو سو روپیہ مالیہ کے جمع کر دئے۔ نمبردار کو رسید تو پوری رقم کی دیدی گئی۔ لیکن رجسٹر میں اندراج صرف ۹۰ روپے کا کیا گیا۔ تحصیلدار صاحب نے مالیہ کی وصولی کے سلسلہ میں جب اس گاؤں کے نمبردار سے بقایا کا مطالبہ کیا۔ تو نمبردار نے نو سو روپیہ کی رسید پیش کر دی۔ تحصیل میں واپس آکر تحصیلدار صاحب نے جب حساب کی پڑتال کرنی چاہی۔ تو رجسٹر درست کر کے ملاحظہ کرا دیا گیا لیکن جب خزانہ سے تصدیق کرائی گئی۔ تو غبن ثابت ہو گیا۔ جس کی اطلاع تحصیلدار صاحب نے فوراً افسران بالا کو دیدی۔ لیکن افسران بالا نے چھ روز تک کوئی کارروائی نہ کی۔ نہ تو اس ملازم کو معطل کیا گیا۔ اور نہ معاملہ پولیس کے سپرد کیا گیا بلکہ یہ کوشش کی کہ ملازم مذکور روپیہ داخل خزانہ کر کے کمی کو پورا کر دے۔

یہ سلوک تو ایک ایسے ہندو ملازم سے کیا گیا جس کا ۸۰۰ روپیہ کا غبن ایک ذمہ دار افسر نے برآمد کیا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اسی تحصیل میں ایک مسلمان ملازم سے ۱۲۰ روپیہ سہواً داخل حساب کرنے سے رہ گئے تھے اس پر اسے پولیس کے سپرد کر کے اس کا چالان کرا دیا گیا۔ اگر خدانخواستہ اس قسم کے غبن کا معاملہ کسی مسلمان سے متعلق ہوتا۔ تو اس وقت تک افسران تمام امکانی اختیارات صرف کر چکے ہوتے مگر اس ہندو کے معاملہ میں کچھ نہیں کیا گیا۔ حالانکہ یہ تحصیل

پنڈتانہ تعصب کی ایک مثال

جب کبھی حکومت کشمیر سے یہ شکایت کی جاتی ہے کہ دفاتر میں مسلمانوں کا وجود کالعدم ہے اور کشمیر میں یہ قوم ۹۵ فیصدی ہونے کے باوجود ملازمتوں سے محروم ہے۔ تو جواب ہمیشہ یہی ملا کرتا ہے۔ کہ صاحب اس سے تو ہمیں بھی انکار نہیں مگر کیا کریں مسلمان قابل اور تعلیم یافتہ ملتے ہی نہیں۔ حالانکہ یہ محض ایک بہانہ ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ پنڈتوں کی قوم ہرگز نہیں چاہتی۔ کہ کسی غیر پنڈت خصوصاً مسلم کا نام و نشان بھی سرکاری دفاتر میں نظر نہ آئے۔

انہی دنوں کا واقعہ ہے۔ کہ پولیٹکل سکرٹری کے دفتر میں ٹائپسٹ کی ایک اسامی خالی ہوئی۔ ایک شخص غلام نبی صاحب نے جو میٹرکیولیٹ ہونے کے علاوہ شارٹ ہینڈ اور ٹائپ کے کام میں امتیاز خصوصی رکھتے ہیں۔ درخواست کی۔ جب آپ دفتر میں گئے۔ تو ڈپٹی پولیٹکل سکرٹری نے آپ سے کہا کیا آپ نے ایجی ٹیشن میں حصہ تو نہیں لیا۔ غلام نبی صاحب نے جواب دیا۔ فرض کیجئے میں نے ایجی ٹیشن میں حصہ لیا ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جائز ایجی ٹیشن میں حصہ لینے والوں کے متعلق حکومت کی طرف سے خاص آرڈر ہے کہ ان کو ملازمت سے محروم رکھا جائے ؟ اس کے جواب میں پنڈت صاحب نے کہا کہ نہیں یہ مقصد نہیں۔ بلکہ وہ بھی ملازمت کے پورے حقدار ہیں غلام نبی صاحب نے کہا مجھے بھی آپ ایک ایجی ٹیٹر ہی خیال فرماتے ہوئے یہ پوسٹ عطا فرما دیجئے گو میں نے ایجی ٹیشن میں حصہ نہیں لیا اس پر پنڈت صاحب نے غلام نبی صاحب سے کہدیا کہ اچھا آپ جائیں اور کل آ کر نتیجہ معلوم کر لیں اور خود کسی ایسے پنڈت کی تلاش شروع کی۔ جو ٹائپ جانتا ہو۔ مگر اتفاقاً کامیابی نہ ہوئی۔ آخر اپنی خواہش میں ناکام ہو کر افسران بالا کو لکھ دیا۔ کہ سردست اس اسامی کے پر کرنے کی ضرورت نہیں۔ لہذا غلام نبی کو جواب دیدیا جائے۔ اب جونہی پنڈت صاحب کسی پنڈت کی تلاش میں کامیاب ہو جائیں گے جھٹ اسامی کو پر کرنے کی ضرورت پیدا ہو جائیگی۔

یہ ہے کشمیر کے پنڈتوں کی تعصب آلود فرقہ وارانہ ذہنیت کا ایک ادنےٰ سا نمونہ۔ تمام ریاست کے کاروبار کو ناظرین اسی پر قیاس فرمائیں۔ ہم پولیٹکل منسٹر صاحب کی توجہ مسٹر گلانسی کی سفارشات کی طرف مبذول کراتے ہوئے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے دفتر کو اس قسم کی بے انصافیوں سے پاک کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ نیز صاحب مذکور گورنمنٹ کی رپورٹ کے بعد ملازمت سے محروم نہ رکھیں گے (نامہ نگار)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

فری پریس اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ اگرچہ ہندوستانی لبرلوں نے کانگرس کا سول نافرمانی کی مہم میں ساتھ نہیں دیا تھا لیکن وہ عنقریب ہندوستان میں آرڈی نینسوں کے خاتمہ کے لئے ایک مہم شروع کرنے والے ہیں۔ ڈاکٹر جیکر نے اپنے ایک بیان میں کہا۔ کہ غیر کانگرسی رہنماؤں کی جلدی ہی ایک آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہو گی جس میں حکومت پر آرڈی نینسوں کے خاتمہ کے لئے زور دیا جائیگا

پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹڈ کی طرف سے سینیر سب جج لاہور کی عدالت میں درخواست دی گئی تھی کہ اسے لالہ ہرکشن لال سے کئی لاکھ روپیہ لینا ہے۔ جو وہ دیتے نہیں۔ اس لئے ان کی جائداد کا انتظام کرنے کیلئے ریسیور مقرر کر دیا جائے۔ ماتحت عدالتوں نے بنک کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ مگر ہائی کورٹ نے ۱۴ جولائی کو دیوالیہ قرار دئے جانے کی درخواست بھی نامنظور کر دی اور ریسیور مقرر کرنے کے متعلق عدالت ماتحت کا فیصلہ بھی منسوخ کر دیا۔

لنڈن کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ متعدد سرکردہ امریکنوں نے جن کا اصلی وطن آئرلینڈ ہے برطانی مدبروں کو جن میں مسٹر ٹامس بھی شامل ہیں۔ برقی پیغامات ارسال کئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ اگر فری سٹیٹ کے خلاف کوئی جوابی کارروائی کی گئی تو امریکہ کے آئرش باشندے برطانی مال کے مقاطعہ کی مہم شروع کر دیں گے۔ اور برطانیہ کے ذمہ امریکہ کے قرضہ جنگ میں سے کوئی رقم کم نہ کی جائیگی

شملہ سے ۱۴ جولائی کی اطلاع ہے کہ گورنر پنجاب اگرچہ اب روبصحت ہیں لیکن کامل طور پر آرام کرنے کے لئے دو ماہ کی رخصت لیں گے۔ کپتان سکندر حیات خاں صاحب کو قائم مقام گورنر بنائے جانے کی افواہ ہے۔

محکمہ اطلاعات پنجاب نے لکھا ہے کہ اس امر کے متعلق علامات پائی جاتی ہیں کہ مستقبل قریب میں پنجاب میں ہیضہ پھیل جائے۔ صوبہ بھر سے اس قسم کی وارداتوں کی قریبًا ایک تہائی تعداد کی اطلاع لاہور سے موصول ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں لاہور شہر چیچک کی شدید وبار میں بھی مبتلا ہے۔

راولپنڈی سے ۱۳ جولائی کی خبر ہے کہ ایک موٹر لاری جس میں مسافر اور ڈاک وغیرہ بھی تھی بنوں اور کوہاٹ کے درمیان خشک دریا میں سے گذر رہی تھی کہ اچانک اسے سیلاب نے آلیا۔ پانی کے ریلے سے گیارہ مسافر موجوں کی آغوش میں چلے گئے۔ پانچ نعشیں برآمد ہو گئی ہیں۔ چھ کی کچھ خبر نہیں۔ موٹر لاری بھی پانی میں غائب ہے۔

ڈھاکہ سے ۱۴ جولائی کی اطلاع ہے کہ حکومت بنگال نے ایک ہزار روپیہ گنگیا پرشاد سین سابق سپیشل مجسٹریٹ منشی گنج کی رسم میں صرف کرنے کے لئے دیا ہے۔ مسٹر سین کو چند روز ہوئے کسی انقلاب پسند نے گولی سے ہلاک کر دیا تھا۔

بلدیہ ملتان کے میزانیہ میں خسارہ کے سوال کو حل کرنے کی صورت اگزیکٹو افسر نے پانی اور مکان کا محصول زائد کرنا بتائی ہے۔

ڈبلن سے ۱۳ جولائی کی خبر ہے کہ آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں ایک سرگرم بحث کے بعد اس ترمیم کو جو سینیٹ نے حلفِ وفاداری کے مسودہ قانون میں کی تھی مسترد کر دیا گیا۔ سینیٹ کی ترمیم نامنظور ہونے کے بعد اب مسودہ قانون کو پھر سینیٹ میں پیش کیا جائیگا۔ اور غالبًا وہاں پھر منظور نہیں ہوگا۔ اس کے بعد اگر مسٹر ڈی ولیرا نے کسی دوسرے طریقہ پر کاربند ہونے کا فیصلہ نہ کیا تو یہ مسودہ قانون ۱۸ ماہ تک معطل رہیگا۔

دارالعوام میں اجلاس کے اختتام سے بیشتر ۱۳ جولائی کو سر سیموئل ہور نے بیان کیا کہ اس وقت دو اہم چیزوں کی ضرورت ہے اول یہ کہ دستور کی ترتیب میں پوری عجلت سے کام لیا جائے دوسرے حکومت کی پیش کردہ تجاویز پر پارلیمنٹ کا آخری فیصلہ کرنا ہوگا۔ آپ نے کہا کہ حکومت مشاورتی کمیٹی میں ہندوستانیوں کے اشتراک عمل کو جاری رکھنے میں ہر طرح مستعد ہے اس موسم گرما اور موسم خزاں کے دوران میں انفرادی طور پر ہندوستانی مشاہیر سے مشورے کئے جائینگے اور حکومت ایسی تجاویز پر پوری طرح غور کرے گی جن کے ذریعہ حکومت کی نئی تجاویز کے مطابق دستور کی ترتیب میں ہر ممکن عجلت کا موقع بہم پہنچ سکے گا۔

سول کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ صوبجات متحدہ کے نمائندہ عیسائیوں کے ایک اجلاس میں زبردست اکثریت کے ساتھ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہندوستانی عیسائیوں کیلئے جداگانہ انتخاب بہت ضروری ہے۔

لوزان کانفرنس کے مباحثہ کے سلسلہ میں دارالعوام میں مختلف ارکان کی طرف سے معاہدہ کے مسودہ کی اشاعت کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن اس کے جواب میں مسٹر چیمبرلین کی طرف سے کہا گیا کہ جب تک معاہدہ پر دستخط کنندگان کی اجازت حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک اس کی اشاعت نہیں ہو سکتی سر جان سائمن نے اعلان کیا کہ میں نے فرانس اور اطالیہ کو تار ارسال کئے ہیں جن میں دونوں حکومتوں سے معاہدہ لوزان کی اشاعت کے متعلق اجازت طلب کی ہے۔

برلن سے ۱۲ جولائی کی اطلاع ہے کہ نازیوں اشتراکیوں اور جمہوریوں کے درمیان سخت سیاسی کشیدگی کی وجہ سے جرمنی کے مختلف حصوں میں تصادم ہوئے جن سے کئی اشخاص ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

حکومت ہند کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وزیر ہند نے اپنے اختیارات کے رو سے پبلک سروس کمیشن کی صدارت پر سر راس بارکر کی جگہ سر ڈیوڈ پیٹری کو مقرر کر دیا ہے۔

مسٹر پی دت انچارج فری پریس کے خلاف خان عبدالغفار خاں سرحدی گاندھی کے مکان جلائے جانے کی غلط اطلاع اخبارات میں شائع کرنے کے الزام میں مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ عدالت نے ملزم کو ہر دو جرموں میں پچاس پچاس روپے جرمانہ یا دو دو ہفتہ قید محض کی سزا دی ہے

اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی کو قتل کرنے کی سازش میں دو اشخاص پر مقدمہ چل رہا تھا ۱۳ جولائی کو عدالت کے حکم کے ماتحت دونوں ملزموں کو یکے بعد دیگرے ایک کرسی پر بٹھا کر باڑھ ماری گئی یعنی ۲۵ سپاہیوں نے اپنی بندوقیں بیک وقت ان پر چلائیں۔

ٹامس باٹا زیکوسلویکیا کا رہنے والا جوتوں کا مالک الملک تھا اس نے جنگ عظیم کے بعد بے حد دولت اور بین الاقوامی شہرت حاصل کی۔ ۱۳ جولائی کو ایسی حالت میں جبکہ ہوائی جہاز میں ہندوستان آ رہا تھا حادثہ کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔ اس کا جوتوں کا کارخانہ دنیا بھر میں سب سے بڑا کارخانہ شمار کیا جاتا ہے۔

پٹنہ کے مقدمہ سازش میں چھ ملزموں کو عدالت سے پھانسی کی سزا ہوئی تھی۔ گورنر نے تین ملزموں کی سزائے موت کو معاف کر کے حبس دوام بعبور دریائے شور میں اسے تبدیل کر دیا۔ باقیوں نے گورنر جنرل سے درخواست رحم کی ہے۔

لنڈن سے ۱۴ جولائی کی اطلاع ہے کہ لیبر پارٹی کا ارادہ ہے کہ اپنی جماعت کا ایک وفد ہندوستان میں بھیجے۔ جو موقع پر جا کر صورت حالات کا مطالعہ کرے۔ اس مقصد کیلئے برطانیہ میں دولت مند ہندوستانیوں سے اپیل کی جا رہی ہے کہ معاملات کے [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی